© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۷۷ تا ۷۸

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ﴿۷۸﴾﴾

ل و ی

لَوٰی (ض) لَیًّا : بنیادی مفہوم ہے رسّی بٹنا' پھر زیادہ تر دو معانی میں آتا ہے: (۱) کسی چیز کو مروڑنا۔ (۲) کسی چیز کو گھمانا۔ ﴿وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا﴾ (النساء:۱۳۵) ''اور اگر تم لوگ مروڑتے ہو (بات کو) یا اعراض کرتے ہو۔'' ﴿اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ﴾ (آل عمران:۱۵۳) ''جب تم لوگ بھاگے جاتے تھے اور نہیں گھماتے تھے (گردن کو) کسی ایک پر۔''

لَوّٰی (تفعیل) تَلْوِیَةً : بار بار مروڑنا' بار بار گھمانا۔ ﴿لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ﴾ (المنفقون:۵) ''تو وہ لوگ مٹکاتے ہیں اپنے سروں کو۔''

ل س ن

لَسِنَ (س) لَسَنًا : قوتِ گویائی والا ہونا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لِسَانٌ ج اَلْسِنَۃٌ: اسم ذات ہے اور دو معانی میں آتا ہے: زبان بمعنی بولی۔ (۲) زبان بمعنی عضوِ گویائی۔ ﴿لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝١٩٤ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝١٩٥﴾ (الشُّعراء) ''تاکہ آپؐ ہو جائیں خبردار کرنے والوں میں سے۔ واضح عربی زبان میں۔'' ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ﴾ (القیٰمۃ:١٦) ''آپؐ بار بار حرکت نہ دیں اس کے ساتھ اپنی زبان کو۔''

ترکیب: ''اَيْمَانِهِمْ'' میں ''اَيْمَانِ'' کی جر بتا رہی ہے کہ یہ 'ب' پر عطف ہے۔ ''اَلَّذِيْنَ'' کا موصول ''اُولٰٓئِكَ'' ہے۔ ''يَوْمَ'' ظرف ہے۔ ''فَرِيْقًا'' نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''يَلْوٗنَ'' دراصل باب ضَرَبَ سے فعل مضارع ''يَلْوِيُوْنَ'' تھا جو قاعدے کے مطابق تبدیل ہو کر ''يَلْوُوْنَ'' ہوا' جسے ''يَلْوٗنَ'' لکھا گیا ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ الَّذِيْنَ: بے شک جو لوگ	يَشْتَرُوْنَ: خریدتے ہیں
بِعَهْدِ اللّٰهِ: اللہ کے عہد کے بدلے	وَاَيْمَانِهِمْ: اور اپنی قسموں کے بدلے
ثَمَنًا قَلِيْلًا: تھوڑی قیمت کو	اُولٰٓئِكَ: یہ وہ لوگ ہیں
لَا خَلَاقَ: بھلائی میں کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں ہے	لَهُمْ: جن کے لیے
فِي الْاٰخِرَةِ: آخرت میں	وَلَا يُكَلِّمُهُمُ: اور کلام نہیں کرے گا ان سے
اللّٰهُ: اللہ	وَلَا يَنْظُرُ: اور نہ ہی وہ دیکھے گا
اِلَيْهِمْ: ان کی طرف	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: قیامت کے دن
وَلَا يُزَكِّيْهِمْ: اور نہ ہی وہ پاک کرے گا ان کو	وَلَهُمْ: اور ان کے لیے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ: ایک دردناک عذاب ہے	وَاِنَّ: اور بے شک
مِنْهُمْ: ان میں	لَفَرِيْقًا: لازماً ایک ایسا فریق ہے
يَّلْوٗنَ: جو مروڑتا ہے	اَلْسِنَتَهُمْ: اپنی زبانوں کو
بِالْكِتٰبِ: کتاب میں	لِتَحْسَبُوْهُ: تاکہ تم لوگ گمان کرو اس کو
مِنَ الْكِتٰبِ: کتاب میں سے	وَمَا هُوَ: حالانکہ وہ نہیں ہے
مِنَ الْكِتٰبِ: کتاب سے	وَيَقُوْلُوْنَ: اور وہ لوگ کہتے ہیں
هُوَ: وہ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ: اللہ کے پاس سے ہے
وَمَا هُوَ: حالانکہ وہ نہیں ہے	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ: اللہ کے پاس سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَيَقُوْلُوْنَ: اور وہ لوگ کہتے ہیں	عَلَى اللّٰهِ: اللہ پر
الْكَذِبَ: جھوٹ	وَ: اس حال میں کہ
هُمْ: وہ لوگ	يَعْلَمُوْنَ: جانتے ہیں

نوٹ: کسی سے بات نہ کرنا اور اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھنا دراصل غصے اور ناراضگی کی انتہائی اور آخری شکل ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ آخرت میں ایک طرف تو کچھ وہ نصیبے والے ہوں گے جو کسی حساب کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے' وہیں کچھ ایسے بدنصیب بھی ہوں گے جو کسی حساب کتاب کے بغیر جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔

آیات زیر مطالعہ میں یہ بات یہود و نصاریٰ کے حوالے سے کہی گئی ہے جو تورات اور انجیل کو دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے اور اس غرض سے جھوٹی قسمیں کھانے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ اس لیے ہم لوگوں کا ذہن مطمئن رہتا ہے کہ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک بہت مہلک غلط فہمی ہے' اسے دور کرنا ضروری ہے۔

اصولی بات یہ ہے کہ قرآن مجید نہ تو تاریخ کی کتاب ہے اور نہ ہی تاریخ کا علم دینا اس کا مقصد ہے۔ اس میں یہود و نصاریٰ اور دیگر اقوام کا ذکر ہماری ہدایت اور راہنمائی کی غرض سے کیا گیا ہے۔ اس لیے ایسے مقامات کا مطالعہ کرتے وقت ضروری ہے کہ اپنے گریبان میں جھانک کر ایک مرتبہ ہم اپنا جائزہ ضرور لیں' ورنہ قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ یاد رکھیں کہ اس وقت بھی اگر آپ اس شیطانی چکر میں پڑ گئے کہ فلاں مولانا تو یہ کرتے ہیں اور فلاں عالم نے یہ کیا ہے' تو پھر آپ خود ہدایت سے محروم رہ جائیں گے۔ اس لیے پہلے اپنا گریبان اور اپنی فکر' بعد میں دوسروں کی فکر۔

یہ اصول اگر سمجھ میں آ گیا ہے تو آیاتِ زیر مطالعہ کے حوالے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ جانی چاہیے کہ یہود و نصاریٰ کے کچھ لوگوں نے تورات اور انجیل کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہی سلوک اگر ہم نے قرآن مجید کے ساتھ کیا تو ہمارا بھی وہی حشر ہو گا جو ایسے یہود و نصاریٰ کا ہونا ہے اور جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا منطقی دلیل کے علاوہ اس بات کی بہت واضح سند قرآن مجید میں موجود ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۷۲ میں خطاب کا آغاز یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے ہوا ہے۔ یعنی یہ خطاب براہِ راست ہم لوگوں سے ہے اور اسی تسلسل میں آیت ۱۷۴ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ یقیناً جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اتارا ہے' ان سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اب کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اس لیے ہر شخص کو اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ قرآن مجید کے کتنے حقوق ادا کر رہا ہے۔ اس میں کوتاہی کے نتیجے پر ایک حدیث سے بھی روشنی پڑتی ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۷۹ کی تفسیر میں ابن کثیر نے ایک بہت طویل حدیث نقل کی ہے جس کے آخر میں یہ ہے کہ آخری مرتبہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کچھ امتیوں کو دوزخ سے نکال کر لائیں گے تو فرمائیں گے کہ یا اللہ! اب تو وہاں پر وہ لوگ رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے خلاف قرآن کی حجت قائم ہو گئی وہ رحمۃ للعالمین ﷺ کی شفاعت سے بھی محروم رہے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب اپنے اوپر یہ لازم کرلیں کہ آپ معلوم کریں کہ قرآن مجید کے آپ پر کیا حقوق ہیں اور پھر اپنے مقدور بھر اس کی ادائیگی کی کوشش کریں تاکہ قیامت کے دن آپ یہ معذرت پیش کرسکیں کہ یا اللہ میں نے اپنے مقدور بھر کوشش کی تھی اور کوشش کے بعد تیری اس رحمت کا آسرا کیا تھا کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔

آیات ۷۹ تا ۸۰

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا
عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ
اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾﴾

درس

دَرَسَ (ن) دُرُوْسًا : کسی مٹنے والی چیز کا نشان باقی رہ جانا۔

دِرَاسَةً : کسی کتاب کا علم محفوظ کرنا، توجہ سے پڑھنا، سبق لینا' آیات زیر مطالعہ۔ ﴿وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ﴾ (الانعام:۱۵۶) ''اور بے شک ہم لوگ تھے ان سے سبق لینے سے غفلت برتنے والے۔''

ترکیب: ''مَا كَانَ'' کی خبر محذوف ہے جو ''جَائِزًا'' یا ''مُنَاسِبًا'' ہوسکتی ہے۔ ''يَقُوْلَ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ ''اَنْ'' پر عطف ہے۔ ''وَلٰكِنْ'' کے بعد ''يَقُوْلُ'' محذوف ہے۔ ''بِمَا'' کا ''بَا'' سببیہ ہے۔ ''وَلَا'' کے بعد ''جَائِزٌ اَنْ'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

وَمَا كَانَ : اور (جائز) نہیں ہے	لِبَشَرٍ : کسی بشر کے لیے
اَنْ : کہ	يُّؤْتِيَهُ : اس کو دے
اللّٰهُ : اللہ	الْكِتٰبَ : کتاب
وَالْحُكْمَ : اور حکمت	وَالنُّبُوَّةَ : اور نبوت
ثُمَّ : پھر	يَقُوْلَ : (یہ کہ) وہ کہے
لِلنَّاسِ : لوگوں سے	كُوْنُوْا : تم لوگ ہو جاؤ
عِبَادًا : بندے	لِّيْ : میرے لیے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ	وَلٰكِنْ : اور لیکن (یعنی بلکہ وہ کہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كُوْنُوْا : تم لوگ ہو جاؤ
رَبّٰنِيّٖنَ : ربّ والے
بِمَا : اس سبب سے کہ جو
كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ : تم لوگ تعلیم دیا کرتے ہو
الْكِتٰبَ : کتاب کی
وَبِمَا : اور اس سبب سے کہ جو
كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ : تم لوگ سبق لیا کرتے ہو
وَلَا : اور نہ ہی (جائز ہے کہ)
يَاْمُرَكُمْ : وہ حکم دے تم کو
اَنْ : کہ
تَتَّخِذُوا : تم لوگ بناؤ
الْمَلٰٓئِكَةَ : فرشتوں کو
وَالنَّبِيّٖنَ : اور نبیوں کو
اَرْبَابًا : (ج) ربّ حاکم
اَيَاْمُرُكُمْ : کیا وہ حکم دے گا تم کو
بِالْكُفْرِ : کفر کا
بَعْدَ اِذْ : اس کے بعد کہ جب
اَنْتُمْ : تم لوگ
مُّسْلِمُوْنَ : مسلمان ہو

آیات ۸۱، ۸۲

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾﴾

ترکیب : ''لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ'' کا ''مَا'' موصولہ ہے اور اس پر لامِ تاکید ہے۔ ''قَالَ'' کا فاعل ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو اللہ کے لیے ہے اور ''قَالُوْا'' کا فاعل ''هُمْ'' کی ضمیر ہے جو ''النَّبِيّٖنَ'' کے لیے ہے۔ ''وَاَخَذْتُمْ'' میں حرفِ استفہام ''ءَ'' محذوف ہے اور اس کا مفعول ''اِصْرِىْ'' ہے۔

ترجمہ :

وَاِذْ : اور جب
اَخَذَ : لیا
اللّٰهُ : اللہ نے
مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ : نبیوں کا عہد (انبیاء سے)
لَمَآ : جو کچھ
اٰتَيْتُكُمْ : میں دوں تم لوگوں کو
مِّنْ كِتٰبٍ : کسی کتاب سے
وَّحِكْمَةٍ : اور کسی حکمت سے
ثُمَّ : پھر
جَآءَكُمْ : آئے تمہارے پاس
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ : ایک تصدیق کرنے والا رسول
لِّمَا : اس کی جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَعَکُمْ :تمہارے پاس ہے
لَتُؤْمِنُنَّ :توتم لوگ لازماً ایمان لاؤ گے

بِہٖ :اس پر
وَلَتَنْصُرُنَّہٗ : اورتم لوگ لازماً مدد کرو گے اس کی

قَالَ :(اللہ نے) کہا
ءَ :کیا

اَقْرَرْتُمْ :اقرار کیا تم لوگوں نے
وَاَخَذْتُمْ :اور(کیا) پکڑا تم لوگوں نے

عَلٰی ذٰلِکُمْ :اس پر
اِصْرِیْ :میرے عہد کو

قَالُوْٓا :(انبیاء نے) کہا
اَقْرَرْنَا :ہم نے اقرار کیا

قَالَ :(اللہ نے) کہا
فَاشْھَدُوْا :پس تم لوگ گواہ ہو جاؤ

وَاَنَا :اور میں
مَعَکُمْ :تمہارے ساتھ ہوں

مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ:گواہی دینے والوں میں سے
فَمَنْ :پھر جو

تَوَلّٰی :روگردانی کرے
بَعْدَ ذٰلِکَ :اس کے بعد

فَاُولٰٓئِکَ :تو وہ لوگ
ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ :ہی نافرمانی کرنے والے ہیں

نوٹ: دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء ورُسل علیہم السلام بھیجے ہیں' ان میں سے کچھ کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور کچھ کا نہیں ہے (النساء:۱۶۴۔ المؤمن:۷۸)۔قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایک سے زیادہ انبیاء مبعوث رہے ہیں' جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام یا حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام۔ایک بستی والوں کا ذکر ہے جہاں بیک وقت تین انبیاء مبعوث ہوئے تھے(یٰسٓ:۱۴)۔لیکن زیادہ تر یہ ہوتا تھا کہ ایک نبی کے جانے کے بعد دوسرا نبی آتا تھا۔

اس پس منظر میں یہ بات سمجھ لیں کہ جو انبیاء علیہم السلام اپنے بعد میں آنے والے نبی کا زمانہ نہیں پاتے تھے وہ اپنی قوم کو ان کی آمد کی خبر اور نشانیاں بتا کر تاکید کر جاتے تھے کہ جب وہ آئیں تو تم لوگ لازماً ان پر ایمان لانا اور ان کی نصرت کرنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء ورُسلؑ کا یہ دستور رہا ہے۔تاریخِ انبیاء میں یہ پہلا اور واحد موقع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار اور انتہائی تاکید کے ساتھ خبر دی ہے کہ اب انؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کا ایک بہت واضح ثبوت ہے۔

آیات ۸۳ تا ۸۵

﴿اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ۡ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ﴿۸۴﴾ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۸۵﴾

ترکیب: ''يَبْغُوْنَ'' کا مفعول ''غَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ'' ہے اس لیے ''غَيْرَ'' منصوب ہے۔ ''طَوْعًا'' اور ''كَرْهًا'' حال ہیں۔ ''اِبْرٰهِيْمَ'' سے ''وَالْاَسْبَاطِ'' تک سب الفاظ ''عَلٰى'' پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ ''مَنْ'' شرطیہ ہے اس لیے ''يَبْتَغِ'' مجزوم ہوا ہے۔ اس کا مفعول ''غَيْرَ الْاِسْلَامِ'' ہے اور ''دِيْنًا'' تمیز ہے۔

ترجمہ:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ: تو کیا اللہ کے دین کے علاوہ	يَبْغُوْنَ: وہ لوگ چاہتے ہیں
وَ: حالانکہ	لَهٗ: اس کا ہی
اَسْلَمَ: فرماں بردار ہوا	مَنْ: وہ جو
فِي السَّمٰوٰتِ: آسمانوں میں ہے	وَالْاَرْضِ: اور زمین میں ہے
طَوْعًا: فرماں برداری کرتے ہوئے	وَّكَرْهًا: اور ناپسند کرتے ہوئے
وَّاِلَيْهِ: اور اس کی طرف ہی	يُرْجَعُوْنَ: وہ لوگ لوٹائے جائیں گے
قُلْ: آپؐ کہیے	اٰمَنَّا: ہم ایمان لائے
بِاللّٰهِ: اللہ پر	وَمَآ: اور اس پر جو
اُنْزِلَ: اُتارا گیا	عَلَيْنَا: ہم پر
وَمَآ: اور اس پر جو	اُنْزِلَ: اُتارا گیا
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ: ابراہیمؑ پر	وَاِسْمٰعِيْلَ: اور اسمٰعیلؑ پر
وَاِسْحٰقَ: اور اسحاقؑ پر	وَيَعْقُوْبَ: اور یعقوبؑ پر
وَالْاَسْبَاطِ: اور (ان کی) نسل پر	وَمَآ: اور جو
اُوْتِيَ: دیا گیا	مُوْسٰى: موسیٰؑ کو
وَعِيْسٰى: اور عیسیٰؑ کو	وَالنَّبِيُّوْنَ: اور نبیوں کو
مِنْ رَّبِّهِمْ: ان کے رب (کی طرف) سے	لَا نُفَرِّقُ: ہم فرق نہیں کرتے
بَيْنَ اَحَدٍ: کسی ایک کے درمیان	مِّنْهُمْ: ان میں سے
وَنَحْنُ: اور ہم	لَهٗ: اس کے ہی
مُسْلِمُوْنَ: فرماں برداری کرنے والے ہیں	وَمَنْ: اور جس نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَّبْتَغِ : طلب کیا
غَيْرَ الْاِسْلَامِ : اسلام کے علاوہ کو
دِيْنًا : بطور دین کے
فَلَنْ يُّقْبَلَ : تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا
مِنْهُ : اس سے
وَهُوَ : اور وہ
فِي الْاٰخِرَةِ : آخرت میں
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ : خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا

آیات ۸۶ تا ۸۹

﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾﴾

ترکیب : ''اَلْبَيِّنٰتُ'' صفت ہے۔ اس کا موصوف ''اَلْاٰيٰتُ'' محذوف ہے جو کہ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل ''جَآءَتْ'' کے بجائے ''جَآءَ'' بھی درست ہے۔ ''اَلْمَلٰٓئِكَةِ'' اور ''اَلنَّاسِ'' مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ ان کا مضاف ''لَعْنَةَ'' محذوف ہے اور یہ سب ''اَنَّ'' کا اسم ہیں اس لیے ''لَعْنَةَ'' منصوب ہے۔ ''اَنَّ'' کی خبر محذوف ہے اور ''عَلَيْهِمْ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''اَلنَّاسِ'' کی تاکید ہونے کی وجہ سے ''اَجْمَعِيْنَ'' منصوب ہے۔ ''فِيْهَا'' کی ضمیر ''لَعْنَةَ'' کے لیے ہے۔ ''يُنْظَرُوْنَ'' باب افعال کا مضارع مجہول ہے۔

ترجمہ:

كَيْفَ : کیسے
يَهْدِي : ہدایت دے گا
اللّٰهُ : اللہ
قَوْمًا : ایسی قوم کو
كَفَرُوْا : جس نے کفر کیا
بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ : اپنے ایمان کے بعد
وَ : اس حال میں کہ
شَهِدُوْٓا : ان لوگوں نے گواہی دی
اَنَّ : کہ
الرَّسُوْلَ : یہ رسولﷺ
حَقٌّ : برحق ہیں
وَّجَآءَهُمُ : اور آئیں ان کے پاس
الْبَيِّنٰتُ : واضح (نشانیاں)
وَاللّٰهُ : اور اللہ
لَا يَهْدِي : ہدایت نہیں دیتا
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ : ظلم کرنے والی قوم کو
اُولٰٓئِكَ : یہ لوگ ہیں
جَزَآؤُهُمْ : جن کا بدلہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَنَّ : کہ	عَلَيْهِمْ : ان پر ہے
لَعْنَةَ اللّٰهِ : اللہ کی لعنت	وَالْمَلٰٓئِكَةِ : اور فرشتوں کی
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ : اور تمام لوگوں کی	خٰلِدِيْنَ : ہمیشہ رہنے والے ہیں
فِيْهَا : اس (لعنت) میں	لَا يُخَفَّفُ : ہلکا نہیں کیا جائے گا
عَنْهُمُ : ان سے	الْعَذَابُ : عذاب
وَلَا هُمْ : اور نہ ہی ان کو	يُنْظَرُوْنَ : مہلت دی جائے گی
اِلَّا الَّذِيْنَ : سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے	تَابُوْا : توبہ کی
مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ : اس کے بعد سے	وَاَصْلَحُوْا : اور اصلاح کی
فَاِنَّ : تو یقیناً	اللّٰهَ : اللہ
غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے	رَّحِيْمٌ : ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

آیات ۹۰، ۹۱

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ
الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾﴾

ترکیب: ''اِزْدَادُوْا'' دراصل بابِ افتعال میں ''اِزْتَادُوْا'' تھا۔ پھر قاعدے کے مطابق ''تا'' کو ''دال'' میں تبدیل کیا گیا تو ''اِزْدَادُوْا'' استعمال ہوا۔ ''كُفْرًا'' اس کی تمیز ہے۔ ''يُقْبَلَ'' کا نائب فاعل ''مِلْءُ الْاَرْضِ'' ہے اور ''ذَهَبًا'' تمیز ہے۔ ''اُولٰٓئِكَ'' مبتدأ ہے۔ ''لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ'' پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ اس جملہ میں ''عَذَابٌ اَلِيْمٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے، خبر محذوف ہے اور ''لَهُمْ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ الَّذِيْنَ : بے شک جن لوگوں نے	كَفَرُوْا : کفر کیا
بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ : اپنے ایمان کے بعد	ثُمَّ : پھر
ازْدَادُوْا : وہ لوگ زیادہ ہوئے	كُفْرًا : بلحاظ کفر کے
لَّنْ تُقْبَلَ : ہرگز قبول نہیں کی جائے گی	تَوْبَتُهُمْ : ان کی توبہ
وَاُولٰٓئِكَ : اور وہ لوگ	هُمُ الضَّآلُّوْنَ : ہی گمراہ ہونے والے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنَّ الَّذِيْنَ : بے شک جنہوں نے — كَفَرُوْا : کفر کیا

وَمَاتُوْا : اور وہ مرے — وَ : اس حال میں کہ

هُمْ : وہ — كُفَّارٌ : کافر (ہی) تھے

فَلَنْ يُّقْبَلَ : تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا — مِنْ اَحَدِهِمْ : ان کے ایک سے (بھی)

مِّلْءُ الْاَرْضِ : زمین کے جتنا — ذَهَبًا : سونا

وَّ : اور — لَوِ : اگر (یعنی خواہ)

افْتَدٰى : وہ خود کو چھڑائے دے کر — بِهٖ : اسے

اُولٰٓئِكَ : یہ لوگ ہیں — لَهُمْ : جن کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ : ایک دردناک عذاب ہے — وَّمَا لَهُمْ : اور جن کے لیے نہیں ہے

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ : کوئی بھی مدد کرنے والا

آیات ۹۲ تا ۹۴

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾﴾

ترکیب : ''وَمَا تُنْفِقُوْا'' کا ''مَا'' شرطیہ ہے اس لیے ''تُنْفِقُوْا'' مجزوم ہوا ہے۔ ''كَانَ'' کا اسم ''كُلُّ الطَّعَامِ'' ہے اور ''حِلًّا'' اس کی خبر ہے۔ ''حَرَّمَ'' کا فاعل ''اِسْرَآءِيْلُ'' ہے جو حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے۔ ''اِفْتَرٰى'' کا فاعل ''مَنْ'' ہے اور ''اَلْكَذِبَ'' اس کا مفعول ہے۔

ترجمہ:

لَنْ تَنَالُوا : تم لوگ ہرگز نہیں حاصل کرو گے — الْبِرَّ : نیکی کو

حَتّٰى : یہاں تک کہ — تُنْفِقُوْا : تم لوگ خرچ کرو

مِمَّا : اس میں سے جو — تُحِبُّوْنَ : تم لوگ پسند کرتے ہو

وَمَا : اور جو بھی — تُنْفِقُوْا : تم خرچ کرو گے

مِنْ شَیْءٍ : کسی چیز میں سے — فَاِنَّ اللّٰهَ : تو یقیناً اللہ

بِهٖ : اس کو — عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

كُلُّ الطَّعَامِ : کھانے کا کُل — كَانَ حِلًّا : حلال تھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِ يْلَ : بنو اسرائیل کے لیے
اِلَّا : سوائے اس کے
مَا : جو
حَرَّمَ : حرام کیا
اِسْرَآءِ يْلُ : اسرائیل (یعقوبؑ) نے
عَلٰى نَفْسِهٖ : اپنے آپ پر
مِنْ قَبْلِ : اس سے پہلے
اَنْ : کہ
تُنَزَّلَ : اُتاری جاتی
التَّوْرٰىةُ : تورات
قُلْ : آپ کہیے
فَاْتُوْا : تو لاؤ تم لوگ
بِالتَّوْرٰىةِ : تورات کو
فَاتْلُوْهَآ : پھر پڑھو اس کو
اِنْ : اگر
كُنْتُمْ : تم لوگ ہو
صٰدِقِيْنَ : سچ کہنے والے
فَمَنِ : پھر جس نے
افْتَرٰى : گھڑا
عَلَى اللّٰهِ : اللہ پر
الْكَذِبَ : جھوٹ
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ : اس کے بعد سے
فَاُولٰٓئِكَ : تو وہ لوگ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ : ہی ظالم ہیں

نوٹ: اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ ایک مرتبہ آپؑ سخت بیمار ہوئے تو منت مانی کہ صحت یاب ہونے پر اپنی سب سے محبوب چیز چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ صحت یاب ہونے کے بعد انہوں نے اونٹ کے گوشت اور دودھ کا استعمال ترک کر دیا' کیونکہ یہ انہیں بہت پسند تھا۔ اس کے بعد ان کی اولاد نے بھی اسے اپنے اوپر حرام کر لیا۔ واضح رہے کہ اسلام میں کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنے کی منت ماننے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کی تفصیل' ان شاء اللہ' سورۃ التحریم میں آئے گی۔

آیات ۹۵ تا ۹۷

﴿قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ
بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ
اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾﴾

ب ر ک

بَرَكَ (ن) بُرُوْكًا : غیر حسی خیر اور بھلائی والا ہونا۔

بَرَكَةٌ (اسم ذات) : غیر حسی خیر اور بھلائی' برکت (جو خیر اور بھلائی حواسِ خمسہ کے دائرے کے باہر ہو اور محسوس نہ کی جا سکے' اسے برکت کہتے ہیں۔ اردو میں بھی برکت ہی استعمال ہوتا ہے' کوئی دوسرا اہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معنی لفظ نہیں ہے)۔ ﴿رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ؕ﴾ (ھود:۷۳) ''اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم لوگوں پر ہیں' اے اس گھر والو۔''

بَارَکَ (مفاعلہ) مُبَارَکَۃً : کسی کو برکت دینا' کسی پر برکت اتارنا۔ ﴿وَجَعَلَ فِیْھَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِھَا وَبٰرَکَ فِیْھَا﴾ (حٰمٓ السجدۃ:۱۰) ''اور بنائے اس (زمین) میں بھاری پہاڑ اس کے اوپر سے اور برکت دی اُس میں۔'' ﴿وَبٰرَکْنَا عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ﴾ (الصّٰفّٰت:۱۱۳) ''اور ہم نے برکت اتاری اُس پر اور اسحاقؑ پر۔''

مُبَارَکٌ (اسم المفعول) : برکت دیا ہوا۔ آیت زیر مطالعہ۔

تَبَارَکَ (تفاعل) تَبَارُکًا : (۱) دوسرے کو برکت والا سمجھنا۔ یہ غیر اللہ کے لیے ہے اور اس مفہوم میں قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا۔ (۲) برکت کا سرچشمہ ہونا' بابرکت ہونا' یہ مفہوم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ ﴿تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۷۸﴾﴾ (الرحمٰن) ''برکت کا سرچشمہ ہوا تیرے رب کا نام جو جلال اور اکرام والا ہے۔''

ترکیب: ''حَنِیْفًا'' حال ہے۔ ''اِنَّ'' کا اسم ''اَوَّلَ بَیْتٍ'' ہے اور نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''وُضِعَ لِلنَّاسِ'' اس کی خصوصیت ہے۔ ''لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ'' خبر ہے۔ ''مُبٰرَکًا'' اور ''ھُدًی'' حال ہے۔ ''مَقَامُ اِبْرٰھِیْمَ'' سے پہلے ''مِنْھَا'' محذوف ہے۔ ''مَنْ'' شرطیہ ہے۔ ''دَخَلَہٗ'' شرط اور ''کَانَ اٰمِنًا'' جواب شرط ہے۔ ''کَانَ'' کا اسم اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے اور ''اٰمِنًا'' اس کی خبر ہے۔ ''حِجُّ الْبَیْتِ'' مبتدأ مؤخر ہے' اس کی خبر ''وَاجِبٌ'' محذوف ہے اور ''لِلّٰہِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''مَنِ اسْتَطَاعَ'' کا ''مَنْ'' ''اَلنَّاسِ'' کا بدل ہے لیکن یہ بدلِ کل نہیں بلکہ بدلِ بعض ہے۔ یعنی تمام ''النّاس'' کا بدل نہیں ہے بلکہ ان میں سے کچھ کا بدل ہے۔

ترجمہ:

قُلْ : آپؐ کہیے	صَدَقَ : سچ کہا
اللّٰہُ : اللہ نے	فَاتَّبِعُوْا : پس تم لوگ پیروی کرو
مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ : ابراہیمؑ کے دین کی	حَنِیْفًا : یکسو ہو کر
وَمَا کَانَ : اور وہ نہیں تھے	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ : شرک کرنے والوں میں سے
اِنَّ : یقیناً	اَوَّلَ بَیْتٍ : کوئی پہلا گھر جو
وُّضِعَ : رکھا گیا (یعنی بنایا گیا)	لِلنَّاسِ : لوگوں کے لیے
لَلَّذِیْ : لازماً وہ ہے جو	بِبَکَّۃَ : مکہ میں ہے
مُبٰرَکًا : برکت دیا ہوا ہوتے ہوئے	وَّھُدًی : اور ہدایت ہوتے ہوئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لِّلْعٰلَمِيْنَ: تمام جہانوں کے لیے
فِيْهِ : اس میں
اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ : کچھ واضح نشانیاں ہیں
مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ : (ان میں سے) ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے
وَمَنْ : اور جو
دَخَلَهٗ : داخل ہوگا اس میں
كَانَ : تو وہ ہوگا
اٰمِنًا : امن میں ہونے والا
وَلِلّٰهِ : اور اللہ کے لیے ہی ہے
عَلَى النَّاسِ : لوگوں پر
حِجُّ الْبَيْتِ : البیت (یعنی خانۂ کعبہ) کا حج
مَنِ : (ان میں سے) اس پر جو
اسْتَطَاعَ : قدرت رکھتا ہو
اِلَيْهِ : اس کی طرف
سَبِيْلًا : راستے کی
وَمَنْ : اور جس نے
كَفَرَ : انکار کیا
فَاِنَّ اللّٰهَ : تو بے شک اللہ
غَنِيٌّ : بے نیاز ہے
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ : تمام جہانوں سے

نوٹ (۱): تورات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں جس بیت ایل (بیت اللہ) کی تعمیر کا ذکر ہے وہ خانۂ کعبہ ہی ہوسکتا ہے نہ کہ بیت المقدس (تدبر قرآن)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بائبل ہی کی شہادت کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ۴۵۰ سال بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو تعمیر کیا۔ اس طرح یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر نو بیت المقدس سے تقریباً ۱۲۔۱۳ سو سال پہلے ہوئی تھی۔

یہ بھی نوٹ کر لیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کو تعمیر نہیں کیا تھا بلکہ اس کی تعمیر نو کی تھی۔ سورۃ البقرۃ‘ آیت ۱۲۷ میں واضح الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے خانۂ کعبہ کی بنیادوں کو بلند کیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خانۂ کعبہ پہلے سے موجود تھا اور طوفانِ نوح میں اس کی دیواریں گر گئی تھیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت آدمؑ اور بی بی حوا نے خانۂ کعبہ تعمیر کیا اور طواف کیا۔ ابن کثیرؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ لیکن اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ اس زمین پر لوگوں کے لیے تعمیر ہونے والی سب سے پہلی عبادت گاہ خانۂ کعبہ ہے۔ جیسا کہ ایک صحیح روایت میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ سب سے پہلی مسجد جو روئے زمین پر تعمیر کی گئی وہ مسجد حرام ہے اور دوسری مسجد بیت المقدس ہے اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہے۔

نوٹ (۲): حج کے لیے استطاعت کا مطلب یہ ہے کہ راستہ محفوظ و مامون ہو‘ آدمی صحت مند ہو‘ حج پر جانے کا خرچہ موجود ہو اور غیر حاضری کے دوران پیچھے گھر والوں کے لیے کھانے پینے کا انتظام ہو۔ جو شخص حج کی فرضیت کا انکار کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ ایک شخص فرضیت کا انکار نہیں کرتا لیکن استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتا تو وہ بھی اپنے عمل سے کافروں جیسا ہو جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

© rasailojaraid.com